وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا
كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ
يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ
اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ
نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً
وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

14 مع 7 عند المتقدمین

(21) ان کافروں نے کہا جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور نہ وہ ہمارے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ اللہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارتا جو ہمیں محمد (ﷺ) کی سچائی کی خبر دیں یا ہم اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جو ہمیں اس بارے میں بتائے؟ یقیناً ان لوگوں کے دلوں میں تکبر وغرور بہت بڑھ چکا ہے حتی کہ اس نے انھیں ایمان سے روک دیا ہے اور وہ اپنی اس بات میں کفر وسرکشی کی تمام حدیں پار کر چکے ہیں۔

(22) جس دن کافر اپنی موت کے وقت، برزخ میں اور اپنے قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت، اسی طرح جب انھیں حساب کے لیے ہانک کر لے جایا جائے گا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے، فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو ان مذکورہ مقامات پر ان کے لیے مومنوں کے برعکس کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور فرشتے ان سے کہیں گے: تمھارے لیے خوشخبری اللہ کی طرف سے قطعی حرام کر دی گئی ہے اور تم محروم ہی محروم ہو۔

(23) ہم کافروں کے ان خیر اور بھلائی کے کاموں کی طرف متوجہ ہوں گے جو انھوں نے دنیا میں کیے تو انھیں ان کے کفر کی وجہ سے اس غبار کی طرح باطل اور بے فائدہ کر دیں گے جسے کسی روشندان سے سورج کی شعاعیں پڑنے پر دیکھنے والا دیکھتا ہے۔

(24) جنتی مومن اس دن کافروں کے مقابلے میں اعلیٰ ٹھکانے پر اور اس سے عمدہ اور راحت والے مقام پر ہوں گے جس میں وہ دنیا میں دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور نیک اعمال کی وجہ سے ملے گا۔

(25) اور اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب آسمان سفید باریک بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے بہت کثرت سے لگاتار میدانِ محشر میں اتارے جائیں گے۔

(26) بادشاہی جو صحیح اور برحق بادشاہی ہوگی، وہ قیامت کے دن اللہ رحمٰن ہی کے لیے ہوگی اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری اور اس کے برعکس اہلِ ایمان پر نہایت آسان ہوگا۔

(27) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جس دن ظالم، رسول (اکرم ﷺ) کی پیروی نہ کرنے کی وجہ سے شدید پچھتاوے کا شکار ہو کر اپنے ہاتھ چبا چبا کر کہے گا: اے کاش! میں نے رسول کی اس چیز میں پیروی کی ہوتی جو وہ اپنے رب کی طرف سے لائے تھے اور میں نے ان کے ہمراہ نجات کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

(28) اور وہ افسوس کی شدت سے خود کو بد دعائیں دیتے ہوئے کہے گا: ہائے افسوس! میں نے فلاں کافر کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

(29) یقیناً اس کافر دوست نے مجھے قرآن سے بھٹکا دیا، حالانکہ یہ رسول کے ذریعے سے مجھ تک پہنچ چکا تھا۔ اور شیطان ہے ہی انسان کو بہت دغا دینے والا۔ جب اس پر کوئی مشکل آتی ہے، تو شیطان اس سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے۔

(30) رسول (ﷺ) اس دن اپنی قوم کی حالتِ زار کا شکوہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم جن کی طرف تو نے مجھے بھیجا تھا، انھوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا اور اس سے منہ پھیر لیا تھا۔

(31) اے رسول (ﷺ)! اپنی قوم کی طرف سے تکلیفیں پہنچنے اور آپ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کی جس صورت حال کا آپ کو سامنا ہے، آپ سے پہلے ہر نبی کے دور میں یہ ہوا کہ اس کی قوم کے مجرموں کو ہم نے اس کا دشمن بنا دیا۔ آپ کا رب حق کی طرف ہدایت کرنے والا کافی ہے اور وہی آپ کے دشمن کے خلاف آپ کی مدد کرنے کے لیے کافی ہے۔

(32) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: رسول پر یہ قرآن سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہیں اتارا گیا اور اس پر تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں نازل ہوا؟ اے رسول (ﷺ)! ہم نے یہ قرآن آپ کا دل مضبوط اور ثابت رکھنے کے لیے اسی طرح تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے اور ہم نے اسے وقفے وقفے سے اس لیے اتارا ہے تاکہ اسے سمجھنا اور یاد کرنا آسان ہو۔

فوائد: ❀ کفر نیک اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ ہے۔ ❀ برے دوستوں کے نقصانات بیان ہوئے ہیں۔ ❀ قرآن چھوڑنے کے سنگین نقصانات ہیں۔ ❀ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اطمینانِ قلب نصیب ہو، نیز اسے سمجھنا، یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿33﴾ اَلَّذِيْنَ
يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
سَبِيْلًا ﴿34﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ 3 ع 14 1
وَزِيْرًا ﴿35﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ
تَدْمِيْرًا ﴿36﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ
اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿37﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَ
اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿38﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ
الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿39﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ
اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا
يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿40﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا
الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿41﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ
لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ
مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿42﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ
تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿43﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ
اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿44﴾ ع 4 ع 10 2

﴿33﴾ اور اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک آپ کے پاس اپنی خودساختہ جو مثال اور جیسا اعتراض لائیں گے، ہم اس کا صحیح اور حتمی جواب آپ کو بتا دیں گے اور اس کی نہایت عمدہ توجیہ بیان کر دیں گے۔

﴿34﴾ قیامت کے دن جن لوگوں کو ان کے مونہوں کے بل چلا کر جہنم کی طرف لایا جائے گا، وہی لوگ بدترین ٹھکانے والے ہیں کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہی حق سے دور ترین راستے والے ہیں کیونکہ ان کا راستہ گمراہی اور کفر والا ہے۔

﴿35﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی رسول بنایا تاکہ وہ ان کے معاون و مددگار رہوں۔

﴿36﴾ ہم نے ان دونوں سے کہا کہ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انھوں نے ہمارے حکم کی تعمیل کی اور دونوں ان کی طرف گئے۔ ان دونوں نے انھیں اللہ کی توحید کی دعوت دی مگر انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے انھیں بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔

﴿37﴾ قوم نوح نے جب نوح علیہ السلام کو جھٹلاتے ہوئے دوسرے رسولوں کو بھی جھٹلایا تو ہم نے انھیں طوفان میں غرق کر کے ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کو ظالموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر اپنی قدرت کی دلیل بنا دیا۔ ہم نے قیامت کے دن ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿38﴾ ہم نے ہود (علیہ السلام) کی قوم عاد، صالح (علیہ السلام) کی قوم ثمود اور کنویں والوں کو تباہ و برباد کر دیا اور ان تینوں کے درمیان کی بہت سی امتوں کو بھی ہلاک کیا۔

﴿39﴾ ان تمام ہلاک ہونے والوں کو ہم نے ان سے پہلی قوموں کی ہلاکت اور اس کے اسباب سے آگاہ کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور ان سب کو ان کے کفر اور دشمنی کی وجہ سے ہم نے تباہ و برباد کر ڈالا۔

﴿40﴾ آپ کی قوم کے جھٹلانے والے یہ لوگ شام آتے جاتے قوم لوط کی اس بستی کے پاس سے بھی گزرتے ہیں جس پر اس کے باشندوں کو ان کی بے حیائی کی سزا دینے کے لیے پتھروں کی بارش برسائی گئی تھی، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ کیا وہ اس بستی سے اندھے ہو گئے ہیں کہ اس کا مشاہدہ نہیں کرتے؟ نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دوبارہ جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے کہ اس کے بعد ان کا محاسبہ ہو۔

﴿41﴾ اے رسول (ﷺ)! یہ جھٹلانے والے جب آپ کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے اور انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟!

﴿42﴾ یقیناً قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے دور کر دیتا۔ اگر ہم ان کی عبادت پر ڈٹ نہ گئے ہوتے تو یہ اپنی دلیل اور حجت کی بنا پر ضرور ہمیں ان سے ہٹا دیتا۔ جب وہ اپنی قبروں میں اور قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے تو بہت جلد انھیں علم ہو جائے گا کہ کون راستے سے زیادہ بھٹکا ہے، وہ خود یا وہ رسول؟ اور وہ بہت جلد جان لیں گے کہ کون زیادہ گمراہ ہے۔

﴿43﴾ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا لیا اور اس کی اطاعت میں لگ گیا۔ کیا آپ اس پر نگران ہیں کہ اسے ایمان کی طرف واپس لائیں اور کفر سے روکیں؟!

﴿44﴾ بلکہ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اکثر لوگ جنھیں آپ اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں، وہ قبول کرنے کے لیے سنتے یا دلیل اور حجت کو سمجھتے ہیں؟! وہ تو سننے سمجھنے اور غور و فکر کرنے میں نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ چوپایوں سے بھی زیادہ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور اس کی آیتوں کو جھٹلانا امتوں کی ہلاکت کا باعث بنا۔ ❀ دوبارہ اٹھائے جانے پہ ایمان نہ ہونا نصیحت حاصل نہ کرنے کا سبب ہے۔ ❀ اہل حق کا مذاق اڑانا کافروں کی عادت ہے۔ ❀ نفسانی خواہشات کی پیروی کے شدید خطرات ہیں۔ ❀ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کی وجہ سے اس حد تک گر جاتا ہے کہ وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ
جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ
النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ
صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ
شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ
جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا
مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ
صِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ
ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

(45) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے آثار نہیں دیکھے جب اس نے سائے کو روئے زمین پر پھیلا دیا۔ اگر اللہ اسے ساکن بنانا چاہتا کہ وہ حرکت ہی نہ کرے تو اسے ایسا بنا سکتا تھا، پھر سورج کو ہم نے سائے پر دلالت کرنے والا بنایا کہ اس کے ساتھ وہ بڑھتا اور گھٹتا ہے۔

(46) پھر سورج کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہم نے سائے کو کم کرتے ہوئے سمیٹ لیا۔

(47) اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمھارے لیے لباس کے قائم مقام بنایا جو تمھیں ڈھانپ لیتی ہے اور دوسری چیزوں کو بھی چھپا لیتی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے نیند کو تمھارے لیے راحت بنایا جس کے ذریعے سے تم اپنی مصروفیات سے راحت پاتے ہو اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے دن کو اپنے کام کاج کی طرف چلنے کا وقت بنایا۔

(48) وہی ہے جس نے بارش کے برسنے کی خوشخبری دینے کے لیے ہوائیں بھیجیں جو اس کے بندوں پر اس کی رحمت کا حصہ ہے۔ ہم نے آسمان سے پاک پانی برسایا جس سے وہ پاکی حاصل کرتے ہیں۔

(49) تاکہ ہم اس اترنے والے پانی سے بنجر زمین میں جو نباتات سے خالی ہے، انواع واقسام کی نباتات اگا کر اور سبزہ پھیلا کر اسے زندہ کریں اور تاکہ اس پانی سے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو سیراب کریں۔

(50) یقیناً ہم نے قرآن میں مختلف طرح کے دلائل اور نشانیاں مختلف انداز سے بیان کی ہیں تاکہ وہ ان سے نصیحت حاصل کریں مگر پھر بھی لوگوں کی اکثریت نے سوائے حق کی ناشکری اور اس کے انکار کے مانا ہی نہیں۔

(51) اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں رسول بھیج دیتے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا اور خبردار کرتا لیکن ہم نے یہ نہیں چاہا اور ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

(52) کافر آپ سے اپنے ساتھ جس مداہنت اور نرمی برتنے کا مطالبہ کرتے ہیں، اس میں آپ ان کی اطاعت ہرگز نہ کریں اور جو تجاویز وہ دیتے ہیں، وہ ہرگز نہ مانیں۔ آپ اس قرآن کے ذریعے سے جو آپ پر نازل کیا گیا ہے، ان کے خلاف جہادِ عظیم کریں کہ ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کریں اور اللہ کی طرف دعوت دینے کی راہ میں آنے والی مشکلات برداشت کریں۔

(53) وہ اللہ پاک ہی ہے جس نے دو سمندروں کا پانی آپس میں ملا رکھا ہے۔ ان میں سے میٹھے کو نمکین کے ساتھ ملایا اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور پردہ ڈال دیا جو ان دونوں کو ایک دوسرے میں شامل نہیں ہونے دیتا۔ (54) اور وہی ہے جس نے مرد اور عورت کے مادہ منویہ سے انسان کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو پیدا کیا، اسی نے قرابت داری اور سسرالی تعلقات بنائے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اس سے بھی اس کی قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے انسان کو مرد و عورت کے مادہ منویہ سے پیدا کیا۔

(55) کافر اللہ کے سوا ان بتوں کو پوجتے ہیں کہ اگر یہ ان کی فرماں برداری کریں تو وہ انھیں کوئی نفع نہیں دے سکتے اور اگر یہ ان کی نافرمانی کریں تو وہ ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور کافر تو ایسے کاموں میں شیطان کی پیروی کرتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔

(56) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو اس شخص کو خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا ہے جس نے ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے اللہ کی اطاعت کی اور اس شخص کو ڈرانے کے لیے بھیجا ہے جس نے کفر اور نافرمانی کر کے اس کی اطاعت کی راہ چھوڑی۔

(57) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہہ دیجیے کہ میں رسالت کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، مگر تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی کی راہ پکڑنا چاہے تو وہ ایسا کر لے۔

فوائد: ❀ سائے کا ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے جو اس کی قدرت کی دلیل ہے۔ ❀ دلائل اور حجتوں کو مختلف انداز سے پیش کرنا تعلیم وتربیت کا نہایت کامیاب طریقہ ہے۔ ❀ قرآن کے ذریعے سے دعوت دینا بھی اللہ کی راہ میں جہاد کی ایک صورت ہے۔ ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے جزا نہیں مانگتا۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۚۛ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ
بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ ۚ قَالُوْا وَمَا
الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ
جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ
اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ
لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا
عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ ۖۗ اِنَّهَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ لا

مع 8 عند المتقدمین 12

السجدة 7 – 5 ع 16 3

(58) اے رسول (ﷺ)! اپنے تمام معاملات میں ہمیشہ اس اللہ پر بھروسا کریں جو زندہ اور باقی ہے، جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں۔ وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر رہنے کے لیے کافی ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ جلد انھیں ان کے گناہوں کی سزا دے گا۔

(59) وہ جس نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ اپنی شان اور جلال کے مطابق عرش پر بلند اور مستوی ہوا۔ وہ رحمان ہے، اے رسول (ﷺ)! آپ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ لیں اور وہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے، اس سے کوئی چیز چُھپی نہیں۔

(60) جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: ہم رحمٰن کو سجدہ نہیں کریں گے اور رحمٰن ہے کون؟ ہم اسے جانتے ہیں نہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔ کیا ہم اسے سجدہ کریں جسے سجدہ کرنے کا تو ہمیں حکم دیتا ہے جبکہ ہم اسے جانتے ہی نہیں؟! اس کا انھیں سجدے کا حکم دینا ان کے لیے اللہ پر ایمان سے مزید دوری کا باعث بنا۔

(61) بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں ستاروں کی منزلیں بنائیں، (ان کے گرد) گھومنے والے سیّارے بنائے، آسمان میں روشنی بکھیرنے والا سورج بنایا اور اس میں چاند بنایا جو سورج کی روشنی منعکس کر کے زمین کو روشن کرتا ہے۔

(62) اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کی آیات سے عبرت حاصل کرنا چاہے اور راہنمائی پائے یا اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں کفار کا ذکر کیا جو اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت سے اعراض کرنے والے ہیں تو اپنے نیک بندوں کی صفات کا بھی تذکرہ کیا جو اس کی اطاعت کی طرف بڑھنے والے ہیں، چنانچہ فرمایا: (63) رحمٰن کے مومن بندے وہ ہیں جو زمین پر بڑے وقار اور عجز و انکسار سے چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ ان جیسا رویہ اپنا کر ان کا مقابلہ نہیں کرتے بلکہ ان سے بھلی بات کرتے ہیں اور اپنی گفتگو میں ان کے خلاف جاہلانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔

(64) جو اپنے رب کے سامنے اپنی پیشانیوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے قدموں پر قیام کرتے ہوئے اللہ کے لیے نماز میں اپنی راتیں گزارتے ہیں۔

(65) جو اپنے رب سے دعا میں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے، بلاشبہ جو کفر کی حالت میں مرا، اس کے ساتھ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے لیے چپک جائے گا۔

(66) جو اس میں ٹھہرا، بلاشبہ اس کے لیے ٹھہرنے کی یہ نہایت بری جگہ ہے اور قیام کرنے والے کے لیے بھی یہ قیام کی نہایت بری جگہ ہے۔

(67) جب وہ مال خرچ کرتے ہیں تو اس خرچ کرنے میں فضول خرچی کی حد تک جاتے ہیں نہ اپنی ذات یا دوسروں پر، جن کا نان و نفقہ ان پر واجب ہے، خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اسراف اور بخل کے درمیان معتدل طریقے سے خرچ کرتے ہیں۔

(68) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس شخص کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے سوائے اس کے جس کے قتل کی اللہ نے اجازت دی ہے، جیسے ناحق قتل کرنے والے کو قتل کرنا یا مرتد یا شادی شدہ زانی کو قتل کرنا، اور نہ وہ بدکاری کرتے ہیں۔ جو شخص یہ کبیرہ گناہ کرتا ہے تو اسے ان کے کرنے کی قیامت کے دن سخت سزا ملے گی۔

فوائد: ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے صفت استوا ثابت ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ ❀ ''الرحمٰن'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس میں کوئی دوسرا قطعی طور پر اس کا شریک نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کی دلیل ہے۔ ❀ دن رات کو ایک دوسرے کے پیچھے لانے کا مقصد یہ ہے کہ بندے سے اطاعت کا جو کام دن میں رہ گیا ہے، وہ اس کا ازالہ رات میں کرے اور جو رات میں رہ گیا ہے، وہ دن میں کر لے۔ ❀ رحمٰن کے بندوں کی کچھ خوبیاں یہ ہیں: تواضع، بردباری، لوگوں کی غفلت کے وقت اللہ کی اطاعت، اللہ کا خوف، خرچ کرنے اور دیگر امور میں میانہ روی۔ ❀ رحمٰن کے بندوں کی چند صفات یہ ہیں: شرک سے دوری، ناحق قتل سے گریز، زنا سے دوری، باطل سے دوری، اللہ کی آیات سے عبرت پکڑنا اور دعا کرنا۔

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ
اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ
يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾
اُولٰۗىِٕكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ﴿٧٥﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ
رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع 6 17 4

سُوْرَةُ الشُّعَرَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ
نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ
مِّنَ السَّمَاۗءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾

المنزل (5)

69 اسے قیامت کے دن دہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا۔
70 لیکن جس نے اللہ کے حضور توبہ کی، ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے جو اس کی توبہ کی سچائی کی دلیل ہوں تو ایسے لوگوں کی سابقہ برائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربان ہے۔
71 جو شخص اللہ کے حضور توبہ کرے اور اپنی توبہ کو سچا ثابت کرنے کے لیے بھلائی کے کام کرے اور نافرمانی کے کام چھوڑ دے تو بلاشبہ اس کی توبہ قبول ہوگی۔
72 جو غلط کاموں میں شریک نہیں ہوتے، جیسے گناہ کی جگہوں اور حرام کھیل کود میں اور جب وہ کسی لغو اور بیہودہ قول و فعل کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنا دامن بچاتے ہوئے اس میں حصہ لیے بغیر باعزت طریقے اور شرافت سے گزر جاتے ہیں۔
73 جب انھیں اللہ کی سنانے اور دکھانے سے تعلق رکھنے والی نشانیوں کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سننے والی آیات سے اپنے کان بند کرتے ہیں نہ دیکھنے والی نشانیوں سے اندھے بنتے ہیں۔
74 جو اپنے رب سے دعا میں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرما جو اپنی پرہیزگاری اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں راہِ حق میں پرہیزگاروں کا امام بنا کہ ہماری اقتدا کی جائے۔
75 ان صفات کے حامل لوگوں کو اللہ کی اطاعت پر ان کے ڈٹے رہنے کی وجہ سے جنت الفردوس میں بالا خانے دیے جائیں گے، وہاں فرشتے انھیں مبارکباد اور سلام پیش کریں گے اور وہاں وہ آفات سے محفوظ رہیں گے۔
76 وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ رہنے اور قیام کرنے کی نہایت اچھی جگہ اور عمدہ قیام گاہ ہے جہاں وہ ٹھہریں گے اور قیام کریں گے۔
77 اے رسول (ﷺ)! ان کافروں سے کہہ دیں جو اپنے کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں: میرا رب تمھاری اطاعت سے کسی نفع کی وجہ سے جو اسے پہنچتا ہو، تمھاری پروا نہیں کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ سے بطور عبادت اور بطور سوال دعا کرنے والے بندے نہ ہوتے تو اسے تمھاری کوئی پروا نہ ہوتی۔ یقیناً تم تو اس چیز کو جھٹلا چکے جو رسول تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے لایا اور بہت جلد اس جھٹلانے کی سزا تمھیں چمٹ جانے والی ہے۔

سورۃ الشعراء مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسولوں کی تائید اور جھٹلانے والوں کی ہلاکت کے بارے میں آیاتِ الٰہی کا بیان۔

تفسیر: 1 ﴿طٰسٓمّٓ﴾ حروف مقطعات کی تفصیل سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

2 یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جو حق کو باطل سے واضح کرنے والا ہے۔

3 اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کی ہدایت کی جتنی حرص ہے، شاید ان کی ہدایت کی اس حرص اور غم میں آپ اپنی جان کھو دیں گے۔

4 اگر ہم ان پر آسمان سے کوئی نشانی اتارنا چاہتے تو اتار دیتے جس کے سامنے ان کی گردنیں اطاعت سے جھک جاتیں لیکن انھیں آزمانے کے لیے کہ وہ بن دیکھے ایمان لاتے ہیں یا نہیں ہم نے ایسا نہیں چاہا۔

فوائد: ❀ سچی توبہ گناہ چھوڑنے اور اطاعت والے کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

❀ صبر جنت کے اعلیٰ ترین درجے فردوس میں لے جانے کا باعث ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کافروں کے ایمان لانے سے بالکل بے نیاز ہے۔

❀ لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی حرص اور تڑپ کا بیان ہے۔

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ
مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ
زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٩﴾ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ع 1/5
ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ
إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي
فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنبٌ فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ ﴿١٤﴾
قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ ﴿١٥﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ
فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٧﴾
قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٨﴾
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا
إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي
رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ
أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٣﴾

(5) ان مشرکوں کے پاس اللہ کی توحید اور اس کے نبی کی صداقت پر دلالت کرنے والی جو بھی نشانی اور دلیل رحمان کی طرف سے آتی ہے جس میں کوئی نئی نصیحت ہوتی ہے تو یہ اسے سننے اور اس کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

(6) یقیناً ان لوگوں نے اپنے پاس اپنے رسول کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا دیا۔ اب ان کے پاس جلد ان خبروں کی تصدیق آجائے گی جن کے ساتھ وہ ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں اور ان پر عذاب نازل ہوجائے گا۔

(7) کیا یہ اپنے کفر پر اڑے رہیں گے اور زمین کی طرف نہیں دیکھیں گے کہ ہم نے اس میں ہر طرح کی نباتات اگائیں جو نہایت خوبصورت اور بہت زیادہ نفع بخش ہیں؟!

(8) بلاشبہ زمین میں مختلف اقسام کی نباتات کی پیداوار اور ان کے اگانے والے کی مُردوں کو زندہ کرنے پر قدرت کی واضح دلیل ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔

(9) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے بندوں پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(10) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دے کر حکم دیا کہ اس قوم کے پاس جاؤ جس نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور موسیٰ کی قوم کو غلام بنا کر خود پر ظلم کیا ہے۔

(11) اور وہ تھی قومِ فرعون۔ اور انھیں نرمی اور پیار سے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیں کہ وہ اس کے حکم مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جائیں۔

(12) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے خوف ہے کہ میں تیرا جو پیغام انھیں پہنچاؤں، اس بارے میں وہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔

(13) اور ان کے مجھے جھٹلانے کے خدشے سے میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان چل نہیں رہی، لہٰذا تو جبریل علیہ السلام کو میرے بھائی ہارون کے پاس بھیج تاکہ وہ میرا معاون بنے۔

(14) ایک قبطی کو میرے قتل کرنے کی وجہ سے ان کا میرے ذمے ایک گناہ بھی ہے، اس لیے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔

(15) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ وہ آپ کو ہرگز قتل نہیں کریں گے، لہٰذا تم اور تمھارا بھائی ہارون دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ جو تمھاری سچائی کی دلیل ہیں۔ ہم اپنی نصرت اور مدد کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہیں۔ تم جو کہو گے اور جو تمھیں جواب ملے گا، اسے ہم اچھی طرح سننے والے ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے نہیں رہے گی۔

(16) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: بلاشبہ تمام مخلوقات کے رب نے ہم دونوں کو رسول بنا کر تیری طرف بھیجا ہے۔ (17) کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

(18) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا اور تو کئی سال ہمارے ساتھ رہا تو پھر نبوت کا دعویٰ کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟

(19) تو نے بہت بڑا جرم کیا جب اپنی قوم کے ایک آدمی کا بدلہ لینے کے لیے ایک قبطی کو قتل کیا اور تو نے اپنے اوپر میرے احسانات فراموش کر دیے۔ (20) موسیٰ علیہ السلام نے اعتراف کرتے ہوئے فرعون سے کہا: جب میں نے اس آدمی کو قتل کیا تھا تو یہ مجھ پر وحی آنے سے پہلے کی بات ہے۔ اس وقت میں وحی کے علم سے ناواقفوں میں سے تھا۔ (21) پھر اسے قتل کرنے کے بعد تم سے ڈر کر میں مدین بھاگ گیا کہ تم مجھے اس کے بدلے قتل نہ کر دو، پھر میرے رب نے مجھے علم عطا کیا اور مجھے اپنے ان رسولوں میں سے بنا یا جنھیں وہ لوگوں کی طرف بھیجتا ہے۔ (22) مجھے غلام بنائے بغیر تیرا میری پرورش کرنا جبکہ تو نے دیگر بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا، واقعی قابلِ قدر احسان ہے جو تو مجھ پر جتا رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں تجھے دعوت ہی نہ دوں۔

(23) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: وہ تمام مخلوقات کا رب کیا چیز ہے جس کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ تم اس کے رسول ہو؟!

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت عزت و رحمت ثابت ہے۔ ❀ داعی کے لیے شرح صدر اور فصاحت و بلاغت کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ انبیاء علیہم السلام کی دعوت لوگوں کو غیر اللہ کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے تھی۔ ❀ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے خلاف حجت پکڑی کہ وہ قتل کا ارتکاب کر چکے ہیں جس کا موسیٰ علیہ السلام نے اعتراف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلانے کے لیے فرعون کی یہ حجت نہیں بنتی تھی۔ ❀ داعی کی سابقہ غلطیوں یا اس پر ہونے والے احسانات کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے جس کے بارے میں غلطی کی ہے یا جس نے اس پر احسان کیا ہے، وہ اسے دعوت نہ دے۔

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾
قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾
قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ
فَاِذَا هِىَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ ع قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ
لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ
كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَىِٕنَّ
لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

ع 2 24 6

(24) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیتے ہوئے کہا: مخلوقات کا رب وہ ہے جو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے۔ اگر تمھیں یقین ہو کہ وہ ان سب کا رب ہے تو اس اکیلے ہی کی عبادت کرو۔

(25) فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھے اپنی قوم کے سرداروں سے کہا: کیا تم موسیٰ کا جواب اور اس میں جو جھوٹا دعویٰ ہے، وہ نہیں سنتے!

(26) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تمھارا بھی رب ہے اور تمھارے پچھلے آباء واجداد کا بھی رب ہے۔

(27) فرعون نے کہا: بلاشبہ یہ جو تمھارا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یہ دیوانہ ہے۔ اسے تو جواب دینے کا ڈھنگ بھی نہیں اور وہ ایسی باتیں کرتا ہے جو سمجھ سے باہر ہیں۔

(28) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جس اللہ کی طرف میں تمھیں بلاتا ہوں، وہ مشرق و مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم ایسی عقلیں رکھتے ہو جن سے تم سمجھو۔

(29) فرعون جب موسیٰ علیہ السلام سے بحث کرنے سے عاجز آ گیا تو اس نے کہا: اگر تو نے میرے علاوہ کسی اور معبود کی عبادت کی تو میں تجھے قیدیوں میں بھیج دوں گا۔

(30) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: میں جو کچھ تیرے پاس اللہ کی طرف سے لے کر آیا ہوں، اگر اس کی سچائی کی واضح دلیل تیرے پاس لے آؤں تو تو پھر بھی مجھے قیدیوں میں بھیج دے گا؟

(31) فرعون نے کہا: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کی سچائی کی دلیل لاؤ جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔

(32) تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا جو دیکھنے والوں کے لیے واضح طور پر فوراً بہت بڑا اژدہا بن گیا۔

(33) اور اپنا ہاتھ جو سفید نہیں تھا، اپنے گریبان میں ڈالا اور اسے نکالا تو وہ چمکتا ہوا نورانی بن گیا جس کی سفیدی پھلبہری کی سفیدی جیسی نہیں تھی۔ دیکھنے والوں کو یوں ہی نظر آ رہا تھا۔

(34) فرعون نے اپنے اردگرد موجود اپنی قوم کے سرداروں سے کہا: یہ تو کوئی بہت بڑا ماہرِ فن جادوگر ہے۔

(35) وہ اپنے جادو کے ذریعے سے تمھیں تمھاری سرزمین سے نکالنا چاہتا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ اس کے ساتھ ہم کیا معاملہ کریں؟

(36) انھوں نے اس سے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجیے، انھیں سزا دینے میں جلدی نہ کیجیے اور مصر کے شہروں میں تمام جادوگروں کو اکٹھا کرنے کے لیے کارندے بھیج دیجیے۔

(37) جو آپ کے پاس تمام پڑھے لکھے ماہرِ فن جادوگر لے آئیں۔

(38) چنانچہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے مقرر وقت اور جگہ پر اپنے جادوگر جمع کیے۔

(39) لوگوں سے کہا گیا: کیا تم یہ دیکھنے کے لیے جمع ہو گے کہ موسیٰ غالب آتا ہے یا جادوگر؟

(40) یہ امید رکھتے ہوئے کہ اگر جادوگر موسیٰ پر غالب آ گئے تو ہم ان کے دین کی پیروی کریں گے۔

(41) پھر جب جادوگر فرعون کے پاس آئے تاکہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کی کوشش کریں تو انھوں نے اس سے کہا: اگر ہم موسیٰ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں کوئی مادی یا معنوی انعام ملے گا؟

(42) فرعون نے ان سے کہا: ہاں، تمھیں ضرور جزا ملے گی اور تمھارے اس پر کامیابی پانے کی صورت میں تم ضرور میرے درباریوں میں شامل ہو جاؤ گے اور میں تمھیں اعلیٰ عہدے دوں گا۔

(43) موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی مدد پر پختہ یقین رکھتے ہوئے اور یہ واضح کرتے ہوئے کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ جادو نہیں، ان سے کہا: تم نے اپنی جو رسیاں اور لاٹھیاں پھینکنی ہیں، پھینکو۔

فوائد: ❀ دشمن سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرنا ایمان اور اللہ پر توکل کے منافی نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات، اس کی ربوبیت (رب ہونے) اور وحدانیت (ایک ہونے) کی دلیل ہیں۔ ❀ دلیل کی کمزوری سختی اور لڑائی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ ❀ عام لوگوں کو دین داروں کے خلاف ابھارنا (ہر دور کے) سرکشوں کا طریقہ رہا ہے۔ ❀ اہلِ باطل کے درمیان تعلقات کی بنیاد مادی مصلحتیں ہوتی ہیں۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾
فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ 3 ع 18 7
فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ
قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ
وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ
الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّآ اِنَّ مَعِىَ
رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾

(44) چنانچہ انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں اور انھیں پھینکتے وقت کہا: فرعون کی عظمت وعزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آئیں گے اور موسیٰ مغلوب ہوں گے۔ (45) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ ایک اژدہا میں تبدیل ہوگئی اور اس نے اسی وقت ان سب جادو کی چیزوں کو نگلنا شروع کر دیا جن کے ساتھ انھوں نے لوگوں کو دھوکا دے رکھا تھا۔ (46) چنانچہ جب جادوگروں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا ان کی پھینکی ہوئی جادو کی چیزوں کو نگل رہا ہے تو وہ بے ساختہ سجدے میں گر گئے۔ (47) انھوں نے کہا: ہم تمام مخلوقات کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ (48) یعنی موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے رب پر۔ (49) فرعون نے جادوگروں کے ایمان پر تنقید کرتے ہوئے کہا: کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو؟! بلاشبہ موسیٰ ہی تمھارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے۔ تم سب نے مل کر شہر والوں کو یہاں سے نکالنے کا پروگرام بنایا ہے۔ بہت جلد تم جان لو گے کہ میں تمھیں کیا سزا دیتا ہوں۔ میں ضرور تم میں سے ہر ایک کے پاؤں اور ہاتھ مخالف سمت میں کاٹوں گا، یعنی دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا اس کے الٹ، اور میں تم سب کو کھجور کے تنوں پر لٹکاؤں گا، تم میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ (50) جادوگروں نے فرعون سے کہا: دنیا میں ہاتھ پاؤں کاٹنے اور سولی پر لٹکانے کی جو تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے، ان کی کوئی پروا نہیں۔ تیرا عذاب تو ختم ہو جائے گا اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور وہ ضرور ہمیں اپنی دائمی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ (51) بلاشبہ ہم امید رکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے کی وجہ سے اللہ ہماری پچھلی تمام خطائیں معاف فرما دے گا۔ (52) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیتے ہوئے وحی کی کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات لے چل۔ بلاشبہ فرعون اور اس کے ساتھی انھیں واپس لانے کے لیے ضرور ان کا پیچھا کریں گے۔ (53) چنانچہ جب فرعون کو بنی اسرائیل کے مصر سے نکل جانے کا علم ہوا تو اس نے اپنے کچھ فوجی شہروں میں بھیجے کہ وہ بنی اسرائیل کو واپس لانے کے لیے لشکر اکٹھے کریں۔ (54) فرعون نے بنی اسرائیل کے بارے میں نفرت وحقارت سے کہا: بلاشبہ یہ گروہ نہایت ہی کم تعداد میں ہے۔ (55) اور بلاشبہ یہ ایسا کام کر رہے ہیں جو ہمیں ان پر سخت غصہ دلا رہا ہے۔ (56) یقیناً ہم ان کے لیے چوکس اور چوکنے ہیں۔ (57) بالآخر ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو گھنے باغوں اور جاری چشموں والے ملک مصر سے نکال باہر کیا۔ (58) اور مال ودولت کے خزانوں اور نہایت اچھے خوبصورت گھروں والے ملک سے بھی (نکال باہر کیا)۔ (59) جس طرح ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو ان نعمتوں سے نکال باہر کیا، بالکل اسی طرح کی نعمتیں ہم نے ان کے بعد بنی اسرائیل کو ملک شام میں عطا کیں۔ (60) سو فرعون اور اس کی قوم سورج نکلتے ہی بنی اسرائیل کا پیچھا کرنے کو نکلے۔ (61) پھر جب فرعون اور اس کی قوم کا موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم سے آمنا سامنا ہوا اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو دیکھ رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا: بلاشبہ فرعون اور اس کی قوم ضرور ہم تک آ پہنچے گی اور ہم میں ان کا مقابلہ کرنے کی ہمت بھی نہیں۔ (62) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے تصور کر لیا ہے، میرا رب مدد ونصرت کے اعتبار سے میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا اور مجھے نجات کی راہ بتائے گا۔ (63) پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیتے ہوئے وحی کی کہ سمندر پر اپنا عصا مار تو انھوں نے وہ سمندر پر مارا۔ اسی وقت سمندر پھٹ گیا اور بنی اسرائیل کے قبائل کی تعداد کے برابر اس میں بارہ راستے بن گئے۔ سمندر کا پھٹا ہوا (پانی کا) ہر ٹکڑا مضبوطی اور بڑائی میں بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا کہ اس میں ذرا بھی پانی نہیں بہ رہا تھا۔

(64) اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو قریب لا کھڑا کیا حتی کہ وہ یہ سمجھتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گئے کہ گزرنے کا راستہ ہے۔

فوائد: ❀ موسیٰ علیہ السلام کو جادوگروں پر غلبے کا پختہ یقین تھا کیونکہ وہ اپنے رب کے وعدے کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے۔

❀ جادوگروں کا ایمان لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دلوں کو پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، وہ جیسے چاہے پھیر دے۔

❀ سرکشی اور ظلم سلطنت کے زوال کے اسباب میں سے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ مدد ونصرت اور مشکلات سے نجات دینے کے اعتبار سے اپنے مومن بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُۥٓ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا ٱلْءَاخَرِينَ ﴿٦٦﴾
إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَٱتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ
وَقَوْمِهِۦ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا۟ نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَٰكِفِينَ ﴿٧١﴾
قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾
قَالُوا۟ بَلْ وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا
كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمُ ٱلْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ
لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٧٧﴾ ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَ
ٱلَّذِى هُوَ يُطْعِمُنِى وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾
وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى
خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِى حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٨٣﴾
وَٱجْعَل لِّى لِسَانَ صِدْقٍ فِى ٱلْءَاخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَٱجْعَلْنِى مِن
وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَٱغْفِرْ لِأَبِىٓ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿٨٦﴾
وَلَا تُخْزِنِى يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا
مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾

ع 4 17 8 وقف لازم

(65) ہم نے موسیٰ اور ان کے ساتھ جانے والے بنی اسرائیل کو بچا لیا اور ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوا۔ (66) پھر ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ (67) بلاشبہ موسیٰ (علیہ السلام) کے لیے سمندر کے پھٹنے اور ان کے نجات پانے اور فرعون اور اس کی قوم کے ہلاک ہونے میں بہت بڑی نشانی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ فرعون کے اکثر ساتھی ایمان لانے والے نہیں تھے۔ (68) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب یقیناً سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور ان میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ (69) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! انھیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔ (70) جب انھوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیا ہے جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ (71) ان کی قوم نے انھیں جواب دیا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت پر قائم اور برابر ان کے مجاور بنے رہیں گے۔ (72) ابراہیم (علیہ السلام) نے ان سے کہا: جب تم ان بتوں کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمھاری پکار سنتے ہیں؟ (73) یا جب تم ان کی اطاعت کرو تو وہ تمھیں نفع دیتے ہیں یا ان کی نافرمانی کرو تو وہ تمھیں نقصان پہنچاتے ہیں؟ (74) انھوں نے کہا: جب ہم ان سے دعا کرتے ہیں تو وہ ہماری فریاد نہیں سنتے اور نہ ہماری ان کی اطاعت کرنے پر وہ ہمیں نفع دیتے ہیں اور نہ ان کی نافرمانی پر وہ ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ قصہ مختصر کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح کرتے پایا تو ہم بھی ان کی پیروی میں ایسا کرتے ہیں۔ (75) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو تم بتوں کی عبادت کرتے ہو تو کیا تم نے کبھی اس بارے میں غور وفکر بھی کیا۔ (76) اور ان کے بارے میں جن کی تمھارے پہلے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔ (77) بلاشبہ وہ سب کے سب میرے دشمن ہیں کیونکہ وہ سب باطل ہیں سوائے اللہ کے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔ (78) وہ جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف میری رہنمائی فرماتا ہے۔

(79) وہی اکیلا بھوک کے وقت مجھے کھانا کھلاتا اور مجھے پیاس لگنے پر پانی پلاتا ہے۔ (80) جب میں بیمار ہو جاؤں تو وہ اکیلا ہی مجھے بیماری سے شفا عطا فرماتا ہے جس کے سوا کوئی مجھے شفا دینے والا نہیں۔ (81) وہ میری عمر پوری ہونے پر اکیلا ہی مجھے فوت کرے گا اور میری موت کے بعد وہ دوبارہ مجھے زندہ کرے گا۔ (82) اور وہ جس اکیلے ہی سے مجھے امید ہے کہ وہ روز جزا میری خطائیں معاف کر دے گا۔ (83) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! مجھے دین میں سوجھ بوجھ عطا فرما اور مجھے ان انبیاء کے ساتھ ملا دے جو مجھ سے پہلے گزرے، اس طرح کہ مجھے ان کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ (84) اور میرا ذکر خیر اور اچھی تعریف ان لوگوں میں بھی باقی رکھ جو میرے بعد آنے والی صدیوں میں آئیں۔ (85) اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو ان جنتی گھروں کے وارث ہوں گے جن میں تیرے مومن بندوں کو نعمتوں سے نوازا جائے گا اور مجھے بھی ان جنتوں کا مکین بنا دے۔ (86) اور میرے باپ کو بخش دے، بلاشبہ وہ شرک کی وجہ سے حق سے گمراہ لوگوں میں سے تھا۔ یہ دعا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے اس وقت کی جب ان پر واضح نہیں ہوا تھا کہ ان کا باپ دوزخ والوں میں سے ہے اور جب یہ بات کھل کر ان کے سامنے آ گئی تو انھوں نے اس سے براءت کا اظہار کر دیا اور اس کے لیے دعا نہ کی۔ (87) اور جس دن لوگوں کو حساب کے لیے اٹھایا جائے گا، اس دن مجھے عذاب دے کر رسوا نہ کرنا۔

(88) جس دن انسان کو دنیا میں جمع کیا ہوا مال نفع نہ دے گا اور نہ وہ بیٹے کام آئیں گے جن سے وہ مدد لیتا تھا۔

(89) مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لایا جس میں شرک، نفاق، ریاکاری اور تکبر نہ ہو تو وہ اپنے اس مال سے فائدہ اٹھائے گا جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ان بیٹوں سے بھی نفع پائے گا جو اس کے لیے دعا کرتے ہوں۔ (90) جنت ان لوگوں کے قریب کی جائے گی جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے رہے۔

فوائد: ❀ دو صفات عزت اور رحمت اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔ ❀ اندھی تقلید کے نقصانات ہیں۔ ❀ مومن کا اپنے رب سے امیدیں وابستہ رکھنا بہت عظیم کام ہے۔
❀ حسد، ریاکاری اور خود پسندی جیسی بیماریوں سے پاک دل کی بڑی اہمیت ہے۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾
مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوا فِيهَا
هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا
يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ
الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾
وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ — 5 ع 36 9
أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
أَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ
الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا
إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ
مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾

(91) میدانِ محشر میں آگ گمراہ لوگوں کے لیے ظاہر کر دی جائے گی جو دینِ حق سے بھٹکے رہے۔ (92) اور انھیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا: وہ بت کہاں ہیں جن کی تم عبادت کرتے تھے؟ (93) تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمھیں اللہ کے عذاب سے بچا کر تمھاری مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود اپنا بدلہ لے سکتے ہیں؟ (94) پھر انھیں اور ان کو گمراہ کرنے والے سب لوگوں کو ایک دوسرے کے اوپر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (95) بغیر کسی استثنا کے ابلیس کے مددگار تمام شیاطین کو بھی۔ (96) وہ مشرک کہیں گے جو اللہ کے ساتھ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور انھیں اللہ کا شریک بناتے تھے جبکہ وہ ان کے ساتھ جھگڑ رہے ہوں گے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ (97) اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو حق سے دور کھلی گمراہی میں تھے۔ (98) جب ہم تمھیں تمام مخلوقات کے رب کے برابر سمجھ بیٹھے تھے اور تمھاری اس طرح عبادت کرتے تھے جس طرح اس کی عبادت کرتے تھے۔ (99) ہمیں تو سوائے ان مجرموں کے کسی نے راہِ حق سے نہیں بھٹکایا جنھوں نے ہمیں اللہ کے سوا ان کی عبادت کی طرف بلایا تھا۔ (100) اب تو ہمارے کوئی سفارشی بھی نہیں جو ہمیں اللہ کے عذاب سے نجات دلانے کے لیے اللہ کے حضور ہماری سفارش کریں۔ (101) نہ ہمارا کوئی مخلص اور محبت کرنے والا دوست ہے جو ہمارا دفاع اور ہماری سفارش کرے۔ (102) کاش! ہمیں ایک دفعہ دنیا کی طرف لوٹ جانے کا موقع مل جائے تو ہم ضرور اللہ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ (103) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ قصے اور جھٹلانے والوں کے انجام میں یقیناً نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے سامانِ عبرت ہے۔ ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ (104) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور جو ان میں سے توبہ کرے، وہ اس پر مہربان ہے۔ (105) قومِ نوح نے جب نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو انھوں نے تمام رسولوں کو جھٹلا دیا۔ (106) جب ان کے نسبی بھائی نوح نے ان سے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے غیر اللہ کی عبادت چھوڑ کر اس سے ڈرتے نہیں؟ (107) بلاشبہ میں تمھاری طرف رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت دار ہوں کہ اللہ نے میری طرف جو وحی کی ہے، اس میں اضافہ کرتا ہوں نہ کمی۔ (108) اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس سے تمھیں منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (109) میں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام تمھیں پہنچا رہا ہوں، اس پر تم سے کوئی ثواب اور بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف تمام مخلوقات کے رب اللہ کے ذمے ہے، اس کے علاوہ کسی کے ذمے نہیں۔ (110) لہٰذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس سے تمھیں منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (111) ان کی قوم نے ان سے کہا: اے نوح! کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں اور جو تو لایا ہے ہم اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں جبکہ حالت یہ ہے کہ تیرے پیروکار صرف گھٹیا لوگ ہیں۔ ان میں کوئی بھی سردار اور معزز آدمی شامل نہیں؟! (112) نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: مجھے کیا علم کہ یہ مومن پہلے کیا کرتے رہے؟ میں ان پر نگران تو ہوں نہیں کہ ان کے اعمال شمار کرتا۔ (113) ان کا حساب تو اللہ ہی کے ذمے ہے جو ان کے خفیہ اور علانیہ حالات جانتا ہے اور وہ میرے ذمے نہیں۔ اگر تمھیں شعور ہو تو تم یہ بات نہ کرو جو تم نے کی ہے۔ (114) تمھارا مطالبہ تسلیم کر کے تاکہ تم ایمان لے آؤ، میں ایمان والوں کو اپنی مجلس سے دھکے دے کر نکالنے والا نہیں۔ (115) میں تو بس صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔ میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ (116) ان کی قوم نے ان سے کہا: اگر تم اس دعوت سے باز نہ آئے جو تم ہمیں دے رہے ہو تو ضرور تمھیں گالیاں پڑیں گی اور تمھیں پتھر مار مار کر جان سے مار دیا جائے گا۔

(117) نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے اور جو تیری طرف سے میں لایا ہوں، اس میں میری تصدیق نہیں کی۔

فوائد: ❀ گمراہی کے متعلق سوال پر دوسرے گمراہوں کو الزام دینا ان لوگوں کے لیے نفع بخش نہ ہوگا۔

❀ اللہ کے کسی ایک رسول کو جھٹلانا تمام رسولوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ ❀ ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں بڑی خوبصورتی سے قیامت کے تذکرے میں کلام کو لمبا کرنے سے بچا گیا اور پھر ان کے قصے کے اختتام کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ ❀ ایمان میں پہل کرنے والے افضل ہیں، خواہ وہ فقیر اور کمزور لوگ ہی ہوں۔

النصف فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿118﴾
فَأَنْجَيْنَٰهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿119﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ
الْبَاقِينَ ﴿120﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿121﴾ وَ
6 ع 18 10 إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿122﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿123﴾ إِذْ
قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿124﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿125﴾
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿126﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿127﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿128﴾ وَ
تَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿129﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ
جَبَّارِينَ ﴿130﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿131﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا
تَعْلَمُونَ ﴿132﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِينَ ﴿133﴾ وَجَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ ﴿134﴾ إِنِّي
أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿135﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ
أَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوَاعِظِينَ ﴿136﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿137﴾ وَمَا
نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿138﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَ
7 ع 18 11 مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿139﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿140﴾
كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿141﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿142﴾

118 لہٰذا تو میرے اور ان کے درمیان کوئی قطعی فیصلہ کر دے جو ان کے باطل پر اڑنے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دے اور مجھے اور میرے ایمان دار ساتھیوں کو اس عذاب سے بچا لے جس سے تو میری کافر قوم کو ہلاک کرے۔

119 چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے ایمان دار ساتھیوں کو اس کشتی میں نجات دی جو لوگوں اور جانوروں سے بھری ہوئی تھی۔

120 پھر ان کے بعد ہم نے باقیوں کو غرق کر دیا اور وہ تھی قومِ نوح۔

121 بلاشبہ نوح (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے مذکورہ قصے میں اور نوح (علیہ السلام) اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کو نجات دینے اور ان کی قوم کے کافروں کو ہلاک و تباہ کرنے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے بہت بڑی عبرت ہے۔ قوم نوح کی اکثریت ایمان نہیں رکھتی تھی۔

122 اور اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور ان میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔

123 قومِ عاد نے جب اپنے رسول ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو گویا انھوں نے سب رسولوں کو جھٹلایا۔

124 یاد کرو جب ان سے ان کے نسبی بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے غیر اللہ کی عبادت ترک کر کے اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

125 بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت دار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی جو ذمہ داری مجھے سونپی ہے، میں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔

126 اس لیے اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس بات سے تمھیں منع کروں، تم اس میں میری اطاعت کرو۔

127 اور میں اپنے رب کی طرف سے تمھیں جو پہنچاتا ہوں، اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے علاوہ کسی کے ذمے نہیں۔

128 کیا تم ہر بلند اور اونچی جگہ پر بطور کھیل تماشا اپنے کسی دنیاوی یا اخروی فائدے کے بغیر یادگار عمارت تعمیر کرتے ہو؟! 129 اور تم قلعے اور محلات تعمیر کرتے ہو، گویا کہ تم اس دنیا میں ہمیشہ رہو گے اور اس سے اگلے جہان منتقل نہیں ہو گے؟! 130 جب تم کسی کو قتل کرتے ہو یا کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو بغیر نرمی اور رحم کے جابر و ظالم بن کر پکڑتے ہو۔ 131 لہٰذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اللہ سے ڈرو اور جس بات کا میں تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ 132 اس اللہ کی ناراضی اور غصے سے ڈرو جس نے تمھیں اپنی ان نعمتوں سے نوازا ہے جنھیں تم جانتے ہو۔ 133 اس نے تمھیں مال مویشی دیے اور اولاد عطا کی۔ 134 اس نے تمھیں باغات اور جاری چشمے عطا کیے۔ 135 اے میری قوم! بلاشبہ میں تمھارے بارے میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور وہ ہے قیامت کا دن۔ 136 ان سے ان کی قوم نے کہا: آپ کا ہمیں نصیحت کرنا اور نہ کرنا ہمارے لیے برابر ہے۔ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اسے چھوڑیں گے جس پر ہم ہیں۔ 137 یہ تو بس پہلے لوگوں کا دین اور ان کے اخلاق و عادات ہیں۔ 138 اور ہمیں ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔ 139 لہٰذا وہ اپنے نبی ہود علیہ السلام کو جھٹلانے پر اڑے رہے تو ان کے جھٹلانے کے باعث ہم نے انھیں بانجھ (تباہ کن) آندھی کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ اس ہلاکت میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقینی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔ 140 اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ 141 قومِ ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلا کر تمام رسولوں کو جھٹلایا۔ 142 جب ان سے ان کے نسبی بھائی صالح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے، اس سے ڈرتے ہوئے غیر اللہ کی عبادت چھوڑتے نہیں ہو؟!

فوائد: ❀ ظالموں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کو نجات دینا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ❀ دنیا کی طرف جھکاؤ کے شدید نقصانات ہیں۔ ❀ اہلِ باطل کی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی کا بیان ہے۔
❀ کفر کے باوجود نعمتوں کا مسلسل ملنا ان کی ہلاکت کے لیے ڈھیل ہے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿143﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿144﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿145﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا
آمِنِينَ ﴿146﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿147﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿148﴾
وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿149﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿150﴾
وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿151﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ
لَا يُصْلِحُونَ ﴿152﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿153﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ
مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿154﴾ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ
لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿155﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿156﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿157﴾ فَأَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿158﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿159﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿160﴾ 8 19 12
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿161﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿162﴾
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿163﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿164﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿165﴾ وَ
تَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿166﴾

(143) بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے اور اس کی طرف سے دیا گیا پیغام میں ایمان داری سے پہنچا رہا ہوں۔ میں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ (144) لہٰذا اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (145) اور میں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام تمھیں پہنچاتا ہوں، اس پر تم سے کسی قسم کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا ثواب صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا کسی دوسرے کے ذمے نہیں۔ (146) کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ جن نعمتوں اور بھلائیوں میں تم ہو، تمھیں ان میں یونہی امن کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا، تمھیں کوئی ڈر اور خطرہ نہ ہوگا؟! (147) یعنی باغوں اور جاری چشموں میں۔ (148) اور ان کھیتوں اور کھجوروں میں جن کے پھل نرم اور پکے ہیں۔ (149) اور تم گھر بنانے کے لیے پہاڑوں کو کاٹتے ہو جن میں تم رہتے ہو اور تم اس سنگ تراشی کے ماہر ہو۔ (150) تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور جس بات کا میں تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (151) گناہوں میں پڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کی اطاعت نہ کرو۔ (152) جو گناہ پھیلا کر زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا التزام کر کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ (153) ان کی قوم نے ان سے کہا: تم تو ان لوگوں میں سے ہو جن پر بار بار جادو کیا گیا ہو اور اس جادو نے ان کی عقلوں پر غلبہ پا کر انھیں ختم کر دیا ہو۔ (154) تم تو بس ہماری طرح بشر ہو۔ تمھیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں کہ تم رسول بنو، لہٰذا تم اگر اپنے رسول ہونے کے دعوے میں سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ جو اس بات کی دلیل ہو کہ تم واقعی رسول ہو۔ (155) اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک نشانی دی جو کہ ایک اونٹنی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے چٹان سے نکالا، صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ اونٹنی ہے جسے دیکھا اور چھوا جا سکتا ہے۔ پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے اور ایک مقرر باری تمھاری۔ جس دن تمھاری باری ہوگی، اس دن یہ نہیں پیے گی اور جس دن اس کی باری ہوگی، اس دن تم نہیں پیو گے۔ (156) اور اسے برے ارادے، یعنی کوچیں کاٹنے یا مارنے کی نیت سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ اس وجہ سے تم پر اللہ کا عذاب آ جائے گا جس کے ذریعے سے وہ ایک بہت بڑے عظیم دن میں، جس میں تم پر آزمائش نازل ہوگی، تمھیں ہلاک کر دے گا۔ (157) پھر وہ اس کی کوچیں کاٹنے پر متفق ہو گئے اور ان کے بدبخت ترین آدمی نے اس کی کوچیں کاٹ دیں، پھر جب انھیں علم ہوا کہ عذاب ہر صورت میں ان پر آنے والا ہے تو وہ اپنے اس اقدام پر پچھتائے لیکن عذاب دیکھ کر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ (158) پھر انھیں اس عذاب نے پکڑ لیا جس کی انھیں دھمکی دی گئی تھی اور وہ زلزلہ اور سخت چنگھاڑ تھی۔ بلاشبہ صالح (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے مذکورہ قصے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔ (159) اور اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ (160) قوم لوط نے اپنے نبی لوط علیہ السلام کو جھٹلا کر سارے رسولوں ہی کو جھٹلا دیا۔ (161) جب ان سے ان کے نسبی بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ اس کے خوف سے شرک چھوڑ دو؟! (162) بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں پوری امانت داری سے اس کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ (163) لہٰذا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں جس بات کا تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری بات مانو۔ (164) میں اپنے رب کی طرف سے تمھیں جو تبلیغ کرتا ہوں، اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا کسی کے ذمے نہیں۔ (165) کیا تم لوگوں میں سے مردوں کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو؟! (166) اللہ تعالیٰ نے تمھارے شہوانی تقاضے پورے کرنے کے لیے تمھاری بیویوں کی جو شرمگاہیں بنائی ہیں، انھیں چھوڑ دیتے ہو؟! بلکہ تم یہ گھناؤنا اور خلافِ شریعت کام کر کے اللہ کی حدوں کو پامال کرنے والے بن چکے ہو۔

فوائد: ❀ نعمتوں کے ذریعے سے نصیحت اور یاد دہانی سے ایمان کی امید ہوتی ہے اور بندے کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ❀ گناہ ہی زمین میں فسادات کا سبب ہیں۔ ❀ لواطت (مردوں سے بدفعلی) فطرت سے انحراف اور بڑا خطرناک گناہ ہے۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ
لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ
اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ
9 ع 16 13 وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾
وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾
اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾
قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ
اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾

(167) ان سے ان کی قوم نے کہا: اے لوط! اگر تو ہمیں اس کام سے منع کرنے اور روکنے ٹوکنے سے باز نہ آیا تو یقیناً ہم ضرور تجھے اور تیرے ساتھیوں کو اپنی اس بستی سے نکال دیں گے۔

(168) لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا: مجھے تمھارے اس کام سے جو تم کرتے ہو، سخت نفرت اور بیزاری ہے۔

(169) انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! ان کے اس برے فعل کی وجہ سے جو عذاب ان پر آنے والا ہے، اس سے مجھے اور میرے گھر والوں کو بچالے۔

(170) سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے تمام اہلِ خانہ کو نجات بخشی۔

(171) سوائے اس کی بیوی کے۔ وہ کافر تھی، اس لیے ہلاک اور تباہ و برباد ہونے والوں میں شامل ہوئی۔

(172) پھر جب لوط (علیہ السلام) اور ان کے اہل و عیال بستی (سدوم) سے نکلے تو ان کے بعد ہم نے ان کی باقی قوم کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔

(173) ہم نے ان پر آسمان سے بارش کی طرح پتھر برسائے۔ سو ان لوگوں کی بارش بہت بری تھی جنھیں لوط (علیہ السلام) اللہ کے عذاب سے ڈراتے اور خبردار کرتے رہے کہ اگر وہ اپنی اس بری عادت پر قائم رہے تو ان پر عذاب آجائے گا۔

(174) بلاشبہ قومِ لوط کی بے حیائی کی وجہ سے اس پر نازل ہونے والے مذکورہ عذاب میں عبرت پکڑنے والوں کے لیے یقینی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔

(175) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والوں پر بڑا مہربان ہے۔

(176) گھنے درختوں والی بستی کے باشندوں نے جب اپنے نبی شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا تو انھوں نے گویا سارے رسولوں کو جھٹلایا۔

(177) جب ان سے ان کے نبی شعیب (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں کہ اس کے خوف سے شرک کرنا چھوڑ دو؟!

(178) بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت داری سے اس کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہوں۔ جس بات کی تبلیغ کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔

(179) لہٰذا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور جس بات کا میں تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔

(180) میں تمھیں اپنے رب کی طرف سے جو بتاتا ہوں، اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر و ثواب صرف اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، کسی دوسرے کے ذمے نہیں۔ (181) جب لوگوں کو کوئی چیز بیچو تو ماپ پورا پورا دو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جو لوگوں کو بیچتے وقت ماپ میں کمی کرتے ہیں۔ (182) اور جب دوسروں کو وزن کر کے دو تو سیدھی اور صحیح ترازو سے تول کر دو۔ (183) لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو اور نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے بے باکی سے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ (184) ڈرو اس ذات سے جس نے تمھیں پیدا کیا اور سابقہ امتوں کو بھی پیدا کیا کہ کہیں وہ تم پر اپنا عذاب ہی نازل نہ کر دے۔ (185) قومِ شعیب نے شعیب (علیہ السلام) سے کہا: تو تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر بار بار جادو ہوا ہوتی کہ یہ جادو تیری عقل پر پوری طرح چھا گیا اور اس نے اسے ختم کر دیا ہے۔ (186) اور تو تو ہماری طرح بشر ہے۔ تجھے ہم پر کوئی درجہ حاصل نہیں، پھر تو رسول کیسے بن گیا؟ ہم تو تجھے تیرے رسول ہونے کے دعوے میں جھوٹا ہی خیال کرتے ہیں۔ (187) اور اگر تو اپنے اس دعوے میں سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔ (188) شعیب (علیہ السلام) نے ان سے کہا: جو شرک اور نافرمانیاں تم کرتے ہو، میرا رب انھیں خوب جانتا ہے۔ تمھارے اعمال کی کوئی چیز اُس سے چھپی نہیں۔ (189) چونکہ وہ اسے جھٹلانے پر اڑے رہے تو انھیں بڑے عذاب نے اس طرح دبوچا کہ شدید گرمی والے دن کے بعد بادل نے ان پر سایہ کیا جس نے ان پر آگ برسائی تو اس نے انھیں جلا کر راکھ کر دیا۔ بلاشبہ ان کی ہلاکت کا دن انتہائی ہولناک تھا۔

فوائد: ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے یہ بہت بڑی آزمائش ہے کہ اس کے گھر والے کافر یا گناہ گار ہوں۔ ❀ ایمان کے بغیر محض زمینی (دنیاوی) تعلقات نزولِ عذاب کے وقت کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ ❀ ناپ پورا پورا دینا فرض ہے اور ڈنڈی مارنا حرام ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ ع وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ ۭ نَزَلَ بِهِ 10 ع 16 14
الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ ۙ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ ۙ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ ۭ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ
يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰۗؤُا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ ۭ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ ۙ
فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ ۭ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ ۭ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ ۙ فَيَاْتِيَهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ ۙ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ ۭ
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ۙ ثُمَّ
جَاۗءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ ۙ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ ۭ مع 9 عند المتقدمین 12
وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ڰ ذِكْرٰى ڐ وَمَا كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ ۚ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ ۭ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ ۭ فَلَا تَدْعُ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰــهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ ۚ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ ۙ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ ۚ

(190) بلاشبہ قومِ شعیب کی ہلاکت کے مذکورہ واقعے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان دار نہیں تھی۔
(191) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔
(192) بلاشبہ محمد ﷺ پر نازل کیا گیا یہ قرآن، تمام مخلوقات کے رب کا اتارا ہوا ہے۔
(193) جسے جبریل امین علیہ السلام لے کر اترے۔
(194) اے رسول (ﷺ)! وہ اسے لے کر آپ کے دل پر نازل ہوا تاکہ آپ بھی ان رسولوں میں سے ہوں جو لوگوں کو خبردار کرتے رہے اور انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔
(195) جسے وہ صاف اور واضح عربی زبان میں لے کر آیا۔
(196) اور بلاشبہ اس قرآن کا تذکرہ پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی ہے۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے اس کی بشارت دی ہے۔
(197) کیا آپ کو جھٹلانے والے ان لوگوں کے لیے آپ کی سچائی کی یہ عظیم نشانی کافی نہیں کہ آپ پر نازل ہونے والے اس کلام کی حقیقت بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں، جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔
(198) اگر ہم یہ قرآن عجمیوں کے کسی فرد پر نازل کرتے جو عربی زبان نہیں بولتے۔
(199) پھر وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو بھی وہ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے کیونکہ وہ ضرور کہتے: ہمیں اس کی سمجھ ہی نہیں آتی، لہٰذا انھیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوا۔
(200) اسی طرح انکار اور کفر ہم نے مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔
(201) وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں، اپنے کفر کو چھوڑیں گے نہ ایمان لائیں گے۔
(202) اور وہ عذاب ان پر اچانک آجائے گا اور اتنا اچانک آئے گا کہ انھیں اس کے آنے کی خبر تک نہ ہوگی۔ (203) جب یہ عذاب ان پر اچانک آجائے گا تو وہ شدید حسرت کے مارے کہیں گے: کیا ہمیں مہلت ملے گی کہ ہم اللہ کے حضور توبہ کر لیں؟
(204) کیا یہ کافر ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے حتی کہ تو اپنے خیال کے مطابق ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے؟ (205) اے رسول (ﷺ)! اچھا آپ مجھے یہ بتائیں کہ ان کافروں کو جو آپ کے لائے ہوئے کلام پر ایمان لانے سے منہ پھیرنے والے ہیں، اگر ہم ایک لمبی مدت کے لیے نعمتوں سے فائدہ اٹھانے دیں۔ (206) پھر نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والے اس دور کے بعد ان پر وہی عذاب آجائے جس سے یہ ڈرائے دھمکائے جاتے تھے۔ (207) دنیا میں جن نعمتوں سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں، وہ ان کے کس کام کی؟! یقیناً یہ ساری نعمتیں ختم ہو جائیں گی اور انھیں کوئی فائدہ نہ دیں گی۔ (208) ہم نے کسی امت کو اس وقت تک ہلاک اور تباہ نہیں کیا جب تک اس کی طرف رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے اس پر حجت قائم نہیں کر لی۔ (209) انھیں وعظ و نصیحت کے لیے، ہم نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے ان پر حجت قائم کرنے کے بعد انھیں عذاب دے کر ان پر ظلم نہیں کیا۔ (210) اس قرآن کو رسول اکرم ﷺ کے دل پر شیاطین لے کر نہیں اترے۔ (211) نہ ان کا اسے آپ کے دل پر لے کر اترنا صحیح ہے اور نہ انھیں اس کی طاقت ہے۔ (212) اور انھیں اس کی طاقت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ انھیں آسمان کی نزولِ قرآن والی جگہ سے دور کر دیا گیا ہے، تو وہ کیسے وہاں پہنچ سکتے ہیں اور اسے لے کر نازل ہو سکتے ہیں؟! (213) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو شریک کر کے اس کی عبادت نہ کرو ورنہ اس وجہ سے تم بھی سزا کے حق دار ٹھہرو گے۔ (214) اے رسول (ﷺ)! درجہ بدرجہ اپنی قوم کے قریبی لوگوں کو ڈرائیے تاکہ شرک پر قائم رہنے کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب نہ آجائے۔ (215) جو شخص مومن بن کر آپ کا پیروکار ہو جائے، اس پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے قول و فعل میں اس کے ساتھ نرمی والا برتاؤ کریں۔

فوائد: ❀ مسلمان کی عربی زبان پر جس قدر گرفت مضبوط ہوگی، اسی قدر قرآن سمجھنا زیادہ آسان ہوگا۔ ❀ انصاف پسند اہلِ کتاب کے اس اقرار کو کہ ''قرآن اللہ کی طرف سے ہے'' مشرکوں کے خلاف حجت اور دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ❀ کافر دنیا کی جن نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، وہ انھیں مہلت اور ڈھیل کے طور پر دی جاتی ہیں، نہ کہ ان کی عزت افزائی کے لیے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کا اثبات اور اس سے ظلم کی نفی کی گئی ہے۔

فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡعَزِيۡزِ
الرَّحِيۡمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِىۡ يَرٰٮكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيۡنَ ﴿٢١٩﴾
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿٢٢١﴾
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَكۡثَرُهُمۡ كٰذِبُوۡنَ ﴿٢٢٣﴾
وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ
يَّهِيۡمُوۡنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّانۡتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا
11 ع 36 15 ظُلِمُوۡا ؕ وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿٢٢٧﴾ ع

سُوۡرَةُ النَّمۡلِ مَكِّيَّةٌ وَهِىَ ثَلٰثٌ وَّتِسۡعُوۡنَ اٰيَةً وَّسَبۡعُ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طٰسٓ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشۡرٰى
لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ
هُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ
زَيَّنَّا لَهُمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فَهُمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ
لَهُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ﴿٥﴾

(216) پھر اگر یہ لوگ آپ کی نافرمانی کریں اور جس توحید باری تعالیٰ اور اطاعت کا آپ انھیں حکم دیتے ہیں، اس میں آپ کی بات نہ مانیں تو ان سے کہہ دیں: بلاشبہ تم جو شرک اور نافرمانیاں کرتے ہو، میں ان سے بری ہوں۔ (217) اپنے تمام معاملات میں اس سب سے غالب پر اعتماد کریں جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور ان میں سے جو اس کی طرف رجوع کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ (218) وہ پاک ذات جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتی ہے جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ (219) اور وہ پاک ذات نمازیوں میں آپ کا ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونا بھی دیکھتی ہے۔ آپ جو کام کرتے ہیں یا آپ کے علاوہ جو کوئی کام سرانجام دیتا ہے، اللہ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ (220) بلاشبہ آپ اپنی نماز میں جو قرآن پڑھتے اور ذکر کرتے ہیں، اللہ اسے خوب سننے والا اور آپ کی نیت کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ جب انھوں نے یہ خیال کیا کہ شیاطین قرآن لے کر نازل ہوتے ہیں اور یہ کہ محمد ﷺ شاعر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس برے گمان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: (221) کیا میں تمھیں بتاؤں کہ وہ شیطان کن پر نازل ہوتے ہیں جن کے بارے میں تم گمان کرتے ہو کہ وہ یہ قرآن لے کر اترتے ہیں؟ (222) شیطان تو ہر ایک پرلے درجے کے جھوٹے اور گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق کاہن پر اترتے ہیں۔ (223) اعلیٰ فرشتوں کی جماعت سے شیطان کوئی ایک آدھی بات چوری چھپے سنتے ہیں اور وہ اپنے کاہن دوستوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور کاہنوں کی اکثریت جھوٹی ہوتی ہے۔ اگر وہ ایک آدھ کلمہ سچا بولیں بھی تو اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ (224) اور شعراء جن کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) ان میں سے ہیں، حالانکہ شعراء کی پیروی تو وہ لوگ کرتے ہیں جو ہدایت اور استقامت کی راہ سے ہٹے ہوتے ہیں، کیونکہ وہی ان کے کہے ہوئے اشعار بیان کرتے ہیں۔ (225) اے رسول (ﷺ)! آپ نے دیکھا نہیں کہ ان کی گمراہی کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کبھی کسی کی تعریف میں تو کبھی کسی کی مذمت میں اور کبھی کسی دوسرے کام میں لگے ہوتے ہیں۔ (226) اور وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے یوں کیا، حالانکہ انھوں نے وہ کیا ہی نہیں ہوتا۔ (227) ہاں، وہ شعراء (اس سے مستثنیٰ ہیں) جو ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے، اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور اللہ کے دشمنوں سے ان کے اس ظلم کا بدلہ لیا جو انھوں نے ان پر کیا، جیسے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے بندوں پر زیادتی کر کے خود پر ظلم کیا، وہ بہت جلد جان لیں گے کہ وہ کون سی جگہ لوٹتے ہیں۔ یقیناً وہ جوابدہی کے عظیم کٹہرے اور کٹھن حساب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سورۃ النمل مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نبیٔ اکرم ﷺ کو بہت بڑی نعمت قرآن مجید دے کر آپ پر بہت احسان فرمایا، نیز اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کی تبلیغ پر صبر واستقامت سے ڈٹ جانے کا حکم ہے۔ **تفسیر:** (1) ﴿طٰسٓ﴾ ان جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ یہ آیات جو آپ پر اتاری گئی ہیں، یہ قرآن مجید کی اور ایسی واضح کتاب کی آیات ہیں جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں۔ جس نے اس میں غور وفکر کیا، وہ جان گیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ (2) یہ آیات حق کی طرف ہدایت اور راہنمائی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کو خوشخبری سنانے والی ہیں۔ (3) یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کامل طریقے سے ادا کرتے اور اپنے مالوں کی زکاۃ اس کے شرعی مصارف میں دیتے ہیں اور وہ آخرت کے ثواب وعذاب پر یقین رکھتے ہیں۔ (4) بلاشبہ کافر جو آخرت اور اس کے ثواب وعذاب پر ایمان نہیں رکھتے، ہم ان کے برے اعمال ان کے لیے سجا دیتے ہیں تو وہ ہمیشہ برے کام کرتے رہتے ہیں اور وہ اس طرح حیران و پریشان رہتے ہیں کہ صحیح اور درست راستے کی ہدایت ہی نہیں پاتے۔ (5) ان مذکورہ صفات والے لوگوں ہی کے لیے دنیا میں قتل اور قید کا برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی یہی لوگوں میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے جہاں قیامت کے دن وہ خود کو اور اپنے اہل وعیال کو ہمیشہ کے لیے آگ کا ایندھن بنا کر نقصان میں ڈالیں گے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید شیطانوں کے اثر وتصرف سے پاک ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والوں کے لیے نرمی اور شفقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ اچھے اشعار قابلِ تعریف اور برے اشعار قابلِ مذمت ہیں۔ ❀ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝٦ إِذْ قَالَ مُوسَىٰ
لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝٧ فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَ
مَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٨ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٩ وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ
وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُونَ ۝١٠ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝١١ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ
غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝١٢ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا
سِحْرٌ مُبِينٌ ۝١٣ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝١٤ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَ ع 1/14/16
سُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ
الْمُؤْمِنِينَ ۝١٥ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا
مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۝١٦

(6) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ اپنے اوپر نازل ہونے والا یہ قرآن اس اللہ سے حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تخلیق و تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ ایسا باخبر ہے کہ بندوں کے مفادات کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(7) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اہلیہ سے کہا: میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں آگ جلانے والے سے عنقریب تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آتا ہوں کہ وہ صحیح راستے کی طرف ہماری راہنمائی کر دے یا تمھارے پاس آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارہ لے کر آتا ہوں تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے اس سے گرمی حاصل کر لو۔

(8) چنانچہ جب وہ آگ والی جگہ پر پہنچے جو انھوں نے دیکھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں آواز دی: جو کوئی آگ میں ہے، اسے پاکیزہ اور بابرکت ٹھہرایا گیا ہے اور اس کے آس پاس جو فرشتے ہیں انھیں بھی۔ ہر قسم کی تعظیم تمام جہانوں کے رب کے لیے ہے اور وہ ان صفات سے پاک ہے جو اس کے لائق نہیں اور جنھیں گمراہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

(9) اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں سب پر غالب۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آ سکتا۔ میں اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہوں۔

(10) اور اپنا عصا پھینکو۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے حکم کی تعمیل کی، پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے دیکھا کہ وہ عصا حرکت کر رہا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے تو وہ اس سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: اس سے نہ ڈرو، بلاشبہ میرے حضور میں رسول سانپ یا کسی دوسری شے سے ڈرا نہیں کرتے۔

(11) لیکن جس نے گناہ کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا، پھر اس کے بعد توبہ کر لی تو میں اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر خوب رحم کرنے والا ہوں۔

(12) اور تم اپنا ہاتھ اپنی قمیص کے اس کھلے حصے میں داخل کرو جو گردن کے ساتھ ہے تو وہ داخل کرنے کے بعد برف کی طرح سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا ایسے نہیں جیسے پھلبہری کا رنگ ہوتا ہے۔ یہ ان نو نشانیوں میں سے ہے جو تمھاری صداقت کی دلیل ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: 1 ہاتھ۔ 2 عصا۔ 3 قحط سالی۔ 4 پھلوں کی قلت۔ 5 طوفان۔ 6 ٹڈیاں۔ 7 جوئیں۔ 8 مینڈک اور 9 خون۔ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جاؤ۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کر کے اللہ کی اطاعت سے نکلے ہوئے ہیں۔

(13) پھر جب ان کے پاس ہماری یہ کھلی اور واضح نشانیاں آگئیں جن کے ساتھ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی امداد کی تو انھوں نے کہا: یہ جو نشانیاں موسیٰ لایا ہے، یہ تو کھلا جادو ہے۔

(14) انھوں نے اپنے ظلم اور حق سے تکبر کرنے اور منہ پھیرنے کی وجہ سے ان واضح نشانیوں کا انکار کیا اور انھیں تسلیم نہ کیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ غور کریں کہ اپنے کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ یقیناً ہم نے ان سب کو ہلاک اور تباہ و برباد کر دیا۔

(15) ہم نے یقیناً داود اور ان کے بیٹے سلیمان علیہما السلام کو علم دے رکھا تھا اور اس میں پرندوں کا کلام سمجھنے کا علم بھی تھا۔ داود اور سلیمان علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں نبوت اور علم کے لیے منتخب فرما کر اپنے بے شمار مومن بندوں پر فضیلت بخشی۔

(16) سلیمان (علیہ السلام) نبوت، علم اور بادشاہت میں اپنے باپ داود (علیہ السلام) کے وارث ہوئے اور انھوں نے اپنے اور اپنے والد پر ہونے والے اللہ کے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: اے لوگو! اللہ نے ہمیں پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم عطا کیا ہے اور ہمیں ہر وہ چیز عطا کی ہے جو اس نے انبیاء علیہم السلام اور بادشاہوں کو دی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عطا کیا ہے، یقیناً یہ اس کا واضح اور صریح فضل ہے۔

فوائد: ❀ اللہ کے ساتھ کفر کرنا اعمال و اقوال میں باطل کی پیروی، شک اور الجھن کا سبب ہے۔

❀ اللہ پاک نے اپنے رسولوں کو گارنٹی دی کہ وہ انھیں ہر شر اور برائی سے حفظ و امان میں رکھے گا۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ
الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ
جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ
وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة

السجدة 8

(17) سلیمان (علیہ السلام) کے سامنے انسانوں، جنوں اور پرندوں پر مشتمل ان کے تمام لشکر جمع کیے گئے اور وہ تمام بڑی ترتیب اور درجہ بندی سے چلائے جا رہے تھے۔

(18) پھر جب وہ چلتے چلتے وادیٔ نمل (فلسطین میں ایک وادی کا نام ہے) میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر بے خبری میں تمھیں ہلاک کر دیں، کیونکہ اگر انھیں تمھارا علم ہوا تو وہ تمھیں نہیں روندیں گے۔

(19) جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس کی بات سنی تو اس کی اس بات پر مسکرا کر ہنس دیے اور اپنے پاک رب سے یوں دعا کرنے لگے: اے میرے رب! مجھے توفیق دے اور الہام فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

(20) سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کو دیکھا بھالا تو انھیں ہد ہد نظر نہ آیا۔ انھوں نے کہا: یہ کیا بات ہے کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا اسے دیکھنے میں میرے سامنے کوئی رکاوٹ آ گئی ہے یا وہ واقعی غائب ہے؟

(21) پھر جب انھیں اس کی غیر حاضری کا صاف پتا چل گیا تو انھوں نے کہا: میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اس کی غیر حاضری پر بطور سزا اسے ذبح ہی کر دوں گا یا پھر وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے جس سے اس کے غیر حاضر ہونے کا عذر ثابت ہو۔

(22) پھر ہد ہد زیادہ دیر غائب نہ رہا اور جب آیا تو سلیمان علیہ السلام سے کہا: میں ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کا آپ کو علم ہی نہیں۔ میں اہلِ سبا کی ایک غیر مشکوک سچی خبر لایا ہوں۔

(23) بلاشبہ میں نے وہاں پایا کہ ایک عورت ان پر حکمرانی کرتی ہے اور اسے قوت و طاقت اور بادشاہت کے تمام وسائل عطا کیے گئے ہیں۔ اس کا عظیم تخت ہے جس پر سے وہ اپنی قوم کے معاملات کنٹرول کرتی ہے۔

(24) میں نے اس عورت اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کے بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا۔ شرک اور نافرمانیوں کے جن کاموں میں وہ لگے ہوئے ہیں، شیطان نے انھیں ان کے لیے خوشنما بنا دیا ہے اور راہِ حق سے انھیں پھیر دیا ہے، لہٰذا وہ اس کی ہدایت نہیں پاتے۔

(25) شیطان نے ان کے لیے شرک اور نافرمانی والے اعمال خوشنما کر دیے ہیں تاکہ وہ اکیلے اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمان میں چھپی بارش برساتا ہے اور زمین میں چھپی نباتات بھی ظاہر کرتا ہے اور تم جن اعمال کو ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو، وہ سب کو جانتا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(26) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

فوائد: ❀ مسکرانا باوقار لوگوں کی ہنسی ہے۔

❀ انبیاء وصالحین کا اپنے رب کے ساتھ یہ ادب ہے کہ وہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

❀ نیک لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی طرف سے خود ہی کوئی عذر پیش کر دینا چاہیے (کہ ہو سکتا ہے اس وجہ سے انھوں نے یہ کام کیا یا نہ کیا ہو۔)

❀ رعایا کے معاملات چلانے کا انداز یہ ہونا چاہیے کہ جو سزا کا حقدار ہو، اسے سزا دی جائے اور کسی کا معقول عذر ہو تو اسے قبول کیا جائے۔

❀ بعض اوقات چھوٹوں کے پاس ایسا علم ہوتا ہے جو بڑوں کے پاس نہیں ہوتا۔

❀ ہد ہد کا اہلِ سبا کے شرک وکفر پر تنقید کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ایمان تمام مخلوقات میں فطری ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ
هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ
يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع 2 17 17
قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا
حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۬
وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ
اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَ
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢ بِمَ
يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ
اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا
قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾

(27) سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے کہا: اب ہم دیکھیں گے کہ تو اپنے دعوے میں سچا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

(28) پھر سلیمان (علیہ السلام) نے ایک خط لکھا اور ہدہد کو دے کر اس سے کہا: میرا یہ خط لے جا اور اہلِ سبا کی طرف پھینک کر ان کے حوالے کر دے اور ان کے پاس سے ایک طرف ہٹ آ جہاں سے تو سن سکے کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

(29) ملکہ نے وہ خط وصول کیا اور کہنے لگی: اے سردارو! بلاشبہ میری طرف ایک عزت والا عظیم خط ڈالا گیا ہے۔

(30) اس بھیجے گئے خط کا مضمون یہ ہے کہ یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہو رہا ہے۔

(31) یہ کہ تم تکبر نہ کرو اور جس توحیدِ الٰہی کو اختیار کرنے کی اور شرک کو چھوڑنے کی، جو تم اللہ کے ساتھ سورج کی پوجا کر کے کرتے ہو، میں تمھیں دعوت دے رہا ہوں، اسے تسلیم کرتے ہوئے فرمانبردار بن کر میرے پاس آ جاؤ۔

(32) ملکہ نے کہا: اے رئیس زادو اور سردارو! میرے اس معاملے میں مجھے درست مشورہ دو۔ میں تمھاری موجودگی اور رائے کے اظہار کے بغیر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

(33) اس کی قوم کے معززین نے اس سے کہا: ہم بہت بڑی طاقت وقوت والے اور سخت جنگجو ہیں۔ آگے آپ کو اختیار ہے، آپ خود ہی دیکھ لیں کہ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ ہم اس کے نفاذ پر پوری طرح قادر ہیں۔

(34) ملکہ نے کہا: بلاشبہ بادشاہ جب کسی بستی پر حملہ آور ہو کر اس میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں قتل وغارت اور لوٹ کھسوٹ کر کے اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں جبکہ اس سے پہلے وہ عزت ووقار کے ساتھ رہ رہے ہوتے ہیں۔ بادشاہ جب کسی بستی پر غالب آتے ہیں تو ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہیں تاکہ لوگوں پر رعب ڈال کر اپنی دھاک بٹھائیں۔

(35) میں خط بھیجنے والے کو اور اس کی قوم کو ایک ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ ہدیہ بھیجنے کے بعد قاصد کیا جواب لے کر آتے ہیں۔

(36) چنانچہ جب ملکہ کا قاصد اور اس کے دیگر ہمراہی ہدیہ لے کر سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے اس تحفے پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو تاکہ مجھے خود پر حملہ کرنے سے روک سکو؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نبوت، بادشاہت اور مال عطا کیا ہے، وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمھیں دیا ہے، بلکہ دنیا کے اس ساز وسامان کے تحائف سے تم لوگ ہی خوش ہوتے ہو۔

(37) سلیمان (علیہ السلام) نے ملکہ کے قاصد سے کہا: جو تحائف تم لائے ہو، ان کے پاس واپس لے جاؤ۔ ہم ملکہ کے اور اس کی قوم کے مقابلے میں ایسے لشکر لائیں گے جن کا سامنا کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی۔ اگر وہ تابع بن کر میرے پاس نہ آئے تو ہم ان کی عزت خاک میں ملائیں گے اور انھیں ذلیل ورسوا کر کے سبا سے نکال دیں گے۔

(38) سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی سلطنت کے سرکردہ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے سردارو! ان کے فرماں بردار بن کر میرے پاس آنے سے پہلے ملکہ کا شاہی تخت تم میں سے کون میرے پاس لائے گا؟

(39) ایک سرکش جن نے یہ کہتے ہوئے ان کو جواب دیا: آپ کے اپنی اس مجلس سے جس میں آپ موجود ہیں، اٹھنے سے پہلے پہلے میں اس کا تخت آپ کے پاس لا دیتا ہوں۔ یقین مانیے کہ میں اس کے اٹھانے پر پوری طرح قادر ہوں اور اس میں جو کچھ ہے، اس پر امانت دار بھی ہوں، میں اس میں کسی چیز کی کمی نہیں کروں گا۔

فوائد: ❀ جس پر کوئی الزام ہو، اس کے بارے میں تحقیق اور اس کے دلائل کی جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔ ❀ دشمنوں کی جاسوسی کرنا جائز کام ہے۔

❀ خطوط کا ایک ادب یہ ہے کہ ان کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے۔ ❀ اہلِ باطل کے سامنے مومن کی عزت کا اظہار ضروری ہے۔

❀ ایمان کی بنا پر ملنے والی عزت مومن کو دنیا کے مال سے متاثر ہونے سے بچاتی ہے۔

❀ مادی چیزوں پر خوش ہونا اور ان کی طرف جھکنا کافروں کی صفات میں سے ہے۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ
اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ
هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ
شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ
كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ
مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا
عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ
كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ صَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ
فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ
اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی
ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ
یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

ع 3 13 18

(40) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس موجود ایک نیک عالم دین نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا اور اس کے ضمن میں اللہ کا اسم اعظم بھی تھا جس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے: میں اس کا تخت آپ کے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے آپ کے پاس لا سکتا ہوں کہ میں اللہ سے دعا کروں گا اور وہ اسے یہاں لے آئے گا، چنانچہ اس نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی۔ پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس کا تخت اپنے سامنے موجود پایا تو کہا: یہ میرے پاک رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں یا ان کی ناشکری کرتا ہوں اور جو اللہ کا شکر ادا کرے، اس کی شکر گزاری کا فائدہ اسی کو ہوگا۔ اللہ تو بے نیاز ہے۔ بندوں کے شکر سے اس کی شان میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ جو اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرے اور ان پر اس کا شکر نہ کرے تو میرا رب ان کی شکر گزاری سے بے نیاز نہایت کرم والا ہے اور اس کی کرم نوازی ہے کہ وہ اپنی نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں پر بھی فضل و کرم کرتا ہے۔

(41) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اس کے لیے اس کے تخت کی سابقہ شکل وصورت بدل دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچانتی ہے یا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی چیزیں پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتے؟

(42) پھر جب سبا کی ملکہ سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آئی تو اس سے بطور امتحان پوچھا گیا: کیا یہ تیرے تخت کی طرح ہے؟ تو اس نے سوال کے مطابق جواب دیا: گویا کہ یہ وہی ہے۔ تب سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے آنے سے پہلے ہی علم دے دیا تھا کیونکہ وہ اس طرح کے امور پر قادر ہے اور ہم تو اللہ کا حکم ماننے والے اور اس کے مطیع وفرمانبردار تھے۔

(43) اور اسے اللہ کی توحید سے ان چیزوں نے روکے رکھا جن کی وہ اپنی قوم کی پیروی اور تقلید میں اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ یقیناً اس کا تعلق اللہ کے ساتھ کفر کرنے والی قوم کے ساتھ تھا اور وہ بھی ان کی طرح کافر تھی۔

(44) اس سے کہا گیا: محل میں داخل ہو جا اور وہ بالکل ہموار لگتا تھا۔ جب اس نے اسے دیکھا تو اسے پانی سمجھا اور اس میں داخل ہونے کے لیے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: بلاشبہ یہ ایسا محل ہے جس کے فرش پر صاف شفاف شیشے جڑے ہوئے ہیں اور اسے اسلام کی دعوت دی تو ملکہ نے اس دعوت کو یہ کہتے ہوئے قبول کیا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے تیرے ساتھ غیر کی عبادت کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کی مطیع وفرمانبردار بنتی ہوں جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(45) یقیناً ہم نے ثمود کی طرف ان کے نسبی بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ اکیلے اللہ کی عبادت کرو تو وہ ان کی دعوت کے بعد دو گروہ بن گئے: ایک اہلِ ایمان کا گروہ اور دوسرا کافروں کا گروہ۔ وہ آپس میں جھگڑنے لگے کہ ان میں سے کون حق پر ہے۔

(46) صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم (اللہ کی) رحمت سے پہلے ہی عذاب کی جلدی کیوں مچاتے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش کیوں نہیں مانگتے اس امید پر کہ وہ تم پر رحم کرے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے معاملے میں مومن کا شعور ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

❀ مدمقابل کی ذہانت کا امتحان لینے کے لیے اس کے ساتھ اس کے مناسب حال معاملہ کرنا چاہیے۔

❀ مدمقابل کو متاثر کرنے کے لیے اس پر اپنی برتری ظاہر کی جا سکتی ہے۔

❀ گناہوں سے استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بہت بڑا سبب ہے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ
أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ
فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَ
أَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾
وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ
بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾
وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ
لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ
لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ
لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَ
أَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا
عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ
عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ ع 4 14 19

(47) ان کی قوم نے حق سے سرکشی کرتے ہوئے ان سے کہا: ہم نے تجھ سے اور تجھ پر ایمان لانے والوں سے بدشگونی لی ہے۔ صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم آنے والی مصیبتوں پر جو پرندوں کو ڈانٹ کر اڑاتے اور شگون لیتے ہو تو اللہ کو اس کا علم ہے اور اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ تمھیں خیر میں وسعت عطا کر کے اور شر میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔

(48) اور حجر شہر میں نو آدمی تھے جو کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین (شہر) میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور وہاں ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے سے اصلاح نہیں کرتے تھے۔

(49) انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم میں سے ہر ایک اللہ کے نام کی پختہ قسم کھائے کہ ہم ضرور کسی رات اچانک صالح (علیہ السلام) کے گھر میں گھسیں گے اور اسے اور اس کے اہلِ خانہ کو قتل کر دیں گے، پھر ہم اس کے خون کے وارثوں سے صاف کہہ دیں گے کہ ہم صالح (علیہ السلام) اور اس کے گھر والوں کے قتل کیے جانے کے وقت موجود نہ تھے اور ہم اپنی اس بات میں بالکل سچے ہیں۔

(50) انھوں نے صالح (علیہ السلام) اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی خفیہ سازش کی اور ہم نے اس کی مدد کرنے، اسے ان کے مکر سے بچانے اور اس کی کافر قوم کو ہلاک کرنے کی مضبوط منصوبہ بندی کی اور وہ اسے جانتے ہی نہ تھے۔

(51) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ غور کریں کہ ان کے مکر وفریب اور سازش کا کیا انجام ہوا؟ بلاشبہ ہم نے ان پر اپنا عذاب نازل کر کے انھیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا تو وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

(52) تو یہ ہیں ان کے مکانات جن کی دیواریں ان کی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور ان میں بسنے والے اپنے ظلم کی وجہ سے ان میں نہیں ہیں۔ بلاشبہ ان کے ظلم کی وجہ سے جو عذاب ان پر آیا، وہ ایمان والوں کے لیے نہایت سبق آموز ہے۔ سو وہی ہیں جو ان آیات سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

(53) قوم صالح میں سے اللہ پر ایمان لانے والوں کو ہم نے بچا لیا اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے تھے۔

(54) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوط (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے، جب انھوں نے اپنی قوم کو ڈانٹتے ہوئے اور ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا تم علانیہ اپنی مجلسوں میں لواطت جیسی گھٹیا حرکت کرتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہو؟! (55) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کی غرض سے آتے ہو؟ تم پاکدامنی کا ارادہ رکھتے ہو نہ اولاد کی طلب کا، بس جانوروں کی طرح محض شہوت کی تکمیل تمھارا مقصود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ان چیزوں کے معاملے میں جاہل قوم ہو جو ایمان، پاکیزگی اور گناہوں سے دور رہنے کی صورت میں تم پر واجب ہیں۔

(56) اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ آلِ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ تو ان (اخلاقی) گندگیوں اور نجاستوں سے دور رہ کر بڑے پاک باز بنتے ہیں۔ یہ بات انھوں نے آلِ لوط کے ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہی جو ان کی اس بے حیائی میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے تھے بلکہ اس گناہ سے انھیں بھی روکتے تھے۔

(57) پھر ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو، سوائے اس کی بیوی کے، بچا لیا۔ اس کا فیصلہ تو ہم کر چکے تھے کہ وہ عذاب کا شکار ہونے والوں میں پیچھے رہے گی تاکہ وہ تباہ و برباد ہونے والوں میں شامل ہو۔ (58) ہم نے ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسائی اور یہ بارش ان لوگوں کے لیے نہایت بری اور ہلاک کر دینے والی تھی جنھیں عذاب سے ڈرایا گیا اور انھوں نے بات نہ مانی۔ (59) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہہ دیں: اللہ کی نعمتوں پر ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کی طرف سے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لیے اس عذاب سے امان ہے جو قومِ لوط اور قومِ صالح کو دیا گیا۔ کیا وہ اللہ معبودِ برحق بہتر ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے یا وہ معبود جن کی مشرک عبادت کرتے ہیں اور وہ کسی نفع ونقصان کے مالک نہیں؟!

فوائد: ❀ افراد یا اشیاء سے بدشگونی لینا مومنوں کی صفات میں سے نہیں۔ ❀ شر کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون اور اہلِ حق سے مکر وفریب کا انجام نہایت برا ہے۔ ❀ علانیہ گناہ کرنا چھپ کر گناہ کرنے سے بہت زیادہ برا ہے۔ ❀ گناہ گار اور فاسق وفاجر لوگوں کو روکنا ٹوکنا اور ان پر تنقید کرنا واجب ہے۔ ❀ اہلِ باطل کے گرد جب حق کے دلائل گھیرا تنگ کر دیتے ہیں تو وہ شدت پسندی پر اتر آتے ہیں۔ ❀ ایمان کے بغیر رشتۂ ازدواج (خاوند بیوی کا رشتہ) بھی قیامت کے دن فائدہ نہ دے گا۔